حضرت مولانا مدرار اللہ مدرار - مردان

قسط ۲

تحریک روشنیہ کے بانی کا دعویٰ نبوت و رسالت

ایک تحقیقی جائزہ

میں آپ کی توجہ میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ آپ اس موضوع کو اس کے پورے "مالہ" وعلیہ کی روشنی میں دیکھیں "فما بال القرون الاولیٰ" یا "تلک امۃ قد خلت لھا ماکسبت وعلیھا ما اکتسبت" کے تقاضے درست ہیں لیکن یہاں تاریخ اپنے آپ کو دُہرا رہی ہے۔ اگر چار سو سال پہلے یہ جنگ حق و باطل کے درمیان تھی تو آج بھی بالکل وہی صورتِ حال ہے۔ مارکسزم کے علمبردار اس موضوع کے ضمن میں اپنے مقاصد حاصل کر رہے ہیں۔ روس کے ادیبوں نے بھی اس پر کام کیا ہے۔ اور کابل کے ادیب بھی اپنے پورے ساز و سامان کے ساتھ مصروفِ عمل ہیں۔ آج سے ۹ سال پہلے صدر داؤد کے عہدِ صدارت میں" پیر روشاں کی یاد میں، ایک عظیم سیمینار منعقد ہوا تھا جو چھ اجلاسوں پر مشتمل تھا۔ جن میں فارسی اور پشتو میں تقریباً تیس مقالے پڑھے گئے۔ صدر داؤد اور وزیر تعلیم کے پیغامات بھی پڑھے گئے۔ ایک روسی ادیب اور ایک ایرانی ادیب نے بھی مقالے پڑھے جن کا خلاصہ یہ ہے کہ بایزید نے اس وقت امیر و غریب کے درمیان طبقاتی جنگ لڑنے کا فرض انجام دیا۔ اور گورگانیوں کی مرکزی حکومت کے خلاف پختونوں کو منظم کیا اور حضرت پیر بابا اور اخوند درویزہ نے ظالم بدبین مغلوں کے ایجنٹوں کا کام دیا تھا۔ نظمیں بھی پڑھی گئیں۔ اس سیمینار کے مقالات کو ایک کتاب کی شکل میں شائع کیا گیا۔

ایک مقالے کی چند سطریں آپ بھی پڑھئے۔

"داهشفنت کہ یوے خوا تلّی ماهیت لری له بلے خوا پوره طبقاتی جنبش وے. روخان

لہ اشرافو پہ تیرہ بیا لہ مغو ځنہ چہ وہ نہضت مخالف وَہ ۔ زکے او کورونہ برچی پہ زور وا خستل او بیا ئے ډو لو ډ لو صغہ کا ونہ یانو اد غلامانو تہ ورو بښل ۔ کوم چہ لہ دَہ سرہ ئے پہ دے نہضت کښے برخہ آخستلہ ۔ مجموعہ مقالات سیمنار بایزید صہ ۲۰۹

اور پشتو نظم کا ایک بند یہ ہے ۔

درویزہ د دسمنانو ایجنتی کا ۔ بایزید د پښتنو نما یندګی کا
د غلیم لہ خوا پہ دے وجہ تاریک شو ۔ د پښتون ملت چہ دہ ترجمانی کا
بایزید بہ تل ترتل روخانہ وینہ ۔ افغانان بہ یادوی پہ ملی مینہ

مقالات کا مجموعہ کتابی سائز پر چار سو صفحات پر مشتمل ہے ۔

اور صوبہ سرحد کے ایک ادیب عبداللہ کرنے اپنی تصنیف " روخانیان و مغلو تاریکیان " میں حضرت پیر بابا اور اخوند درویزہ کے بارے میں یہاں تک دریدہ دہنی کی ہے ۔ کہتا ہے

" پیر بابا او را خوند درویزہ د مغلو پاس کښے لکہ دہ کوډا کی کډیدل " وغیرہ

اس پس منظر کو پیش نظر رکھیں ۔ یہ تو اچھا ہوا کہ بایزید کے کیمپ کے ایک دانشور ڈاکٹر عبدالرشید نے " الحق " میں اپنا مضمون شائع کرایا ۔ ابتدار روشنائیوں کی طرف سے ہوئی ہے اور اب اللہ تعالیٰ نے " الحق " کو موقع فراہم کر دیا ہے کہ اس موضوع کے ضمن میں اپنا علمی ۔ دینی اور ملی فریضہ ادا کرے جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ان مباحث سے کیا فائدہ ۔ ان کی نظر حالات زمانہ پر نہیں ہے ۔ اگر علمائے ربانی مارکسزم کے علمبرداراد یبوں کے مقابلہ میں خاموش رہے تو یہ خسارے کی بات ہوگی ۔

(مدرار اللہ نقشبندی)

لوگوں کو پیر تمام کی طرف بلانا | ۲۴ ۔ اے بایزید ! اگر تیری رضا ہو کہ لوگوں کو پیغمبروں کی طرف بلائے پس تجھے چاہیئے کہ انہیں اس کی طرف بلائے جو پیر تمام ہو (خیر البیان صہ ۳۲)

اس الہام میں بایزید نے صاف کہا ہے کہ خدا نے مجھے فرمایا کہ اگر تو پیغمبروں کی راہ کی طرف لوگوں کو بلانا چاہے تو پیر تمام کی لوگوں کو دعوت دے ۔ مطلب یہ کہ بایزید کے خیال میں انبیاء علیہم السلام اور پیر تمام ہم مرتبہ ہیں اور پھر اس کے دعوے کے مطابق سارے زمانے کے لیے پیر تمام بایزید ہی ہے ۔ تو اس اعتبار سے بایزید ہی انبیاء علیہم السلام کا ہم مرتبہ ہوا ۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ پیر تمام کے پردے میں یہ پیغمبری کا مدعی ہے ۔ پھر الہام میں " اگر تیری رضا ہو " کا جملہ قابل غور ہے ۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ معاذ اللہ اللہ تعالیٰ کو بایزید کی رضا کا خیال

میں مطلوب ہے۔

خیرالبیان پر ایمان نہ لانا موجب عقوبت ہے | ۲۵۔ بیشک اللہ اپنے صدقی بندوں کو کتاب کا وارث قرار دیتا ہے۔ جس نے اس پر ایمان لایا اور اس پر عمل کیا پس اس نے ہدایت، معرفت اور راحت پائی اور جس نے اس پر ایمان نہ لایا۔ اور اس پر عمل نہ کیا تو بلاشک وہ ضلالت، جہالت اور عقوبت کا مستحق ہوگا۔ ہادی نے یہ کلام کہا ہے (خیرالبیان صہ ۲۹)

ظاہر ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور ان کی کتابوں پر ایمان لانا فرض ہے اور بایزید نے اپنی کتاب خیرالبیان پر ایمان لانا اور اس پر عمل کرنا فرض قرار دیا ہے اور ایمان نہ لانے والے اور عمل نہ کرنے والے کو گمراہی، جہالت اور عذاب کی بشارت دی ہے۔ جس کا واضح مطلب یہ ہے کہ بایزید نبوت و رسالت کا مدعی ہے۔

خیرالبیان کی باقاعدہ تلاوت کی جاتی تھی | ۲۶۔ اور ہر روز دو وقت عورتوں اور مردوں کے درمیان ایک بلند جگہ بنائی جاتی اور خلیفہ اس پر بیٹھتا اور ان کے سامنے خیرالبیان یا مقصود المومنین (بایزید کی دوسری کتاب) پڑھتا اور اس کے معنی بیان کرتا اور عورت و مرد سنتے۔ جب یہ کتاب پوری ہو جاتی تو ہر آدمی اپنی استعداد کے مطابق اپنے گھر سے بکری، آٹا، گھی اور چاول منگواتا اور خلیفہ کے گھر بہت سا کھانا پکوایا جاتا گاؤں اور شہر کے لوگوں کو دعوت دی جاتی اور کھانا کھلایا جاتا (حالنامہ ۵۹۰)

حالنامے کے اس اندراج سے معلوم ہوا کہ بایزید کے پیروکار خیرالبیان کے ساتھ قرآن کریم ہی کی طرح برتاؤ کرتے۔ بلکہ وہ خیرالبیان کی وجہ سے قرآن کریم سے بے نیاز ہو گئے تھے اور قرآن کو متروک کر دیا تھا۔ گویا خیرالبیان کے نزول کے بعد انہیں قرآن کی ضرورت ہی نہیں رہی تھی۔ اسی لئے تو انہوں نے خیرالبیان کے پڑھنے اور اس کے معانی سمجھنے کے لئے سارا دن وقف کر دیا تھا۔ جب کہ تلاوت اور درس خیرالبیان کی مجالس میں مرد و زن مخلوط بیٹھتے۔

پیر تمام پر سچا یقین رکھنا چاہئے | ۲۷۔ سچا یقین وہ ہے کہ پیر تمام پر سچا یقین رکھے اس کے کہنے پر عمل کرے اور مال و جان سے اس کی بہت خدمت کرے۔ جس سے اس کو نیکی اور ایمان کی طرف راہ کھلے گی (خیرالبیان ۲۵۱)

بایزید کہتا ہے کہ پیر تمام جب کہ وہ خود ہی ہے پر سچا یقین رکھنا چاہئے۔ تاکہ اس پر نیکی اور ایمان کا راستہ کھل جائے۔ مگر سچی بات یہ ہے کہ پیغمبر کے بغیر کسی دوسرے پر یقین و ایمان لانا اسلام کے نزدیک ایمان ہی کا نقصان ہے۔

پیغمبروں کے زمرے سے ہونے کی علامت | ۲۸۔ دیکھو بایزید! پیغمبروں کے زمرے سے وہ ہے جس سے آدمی راہ پاتا ہے۔ جیسا کہ انبیاء اور مرسلین سے پاتا تھا۔ وہ لوگوں کو میری معرفت کی طرف بلاتا ہے۔ میری کتاب کے

کہنے پر گناہ سے میرے عذاب کے ذریعے ڈراتا ہے۔ اور میرے کہنے پر لوگوں کو میری راحت کی بشارت دیتا ہے۔ (خیر البیان ص ۲۳۰)

بایزید اپنے آپ کو ہادی اسی بنا پر کہتا ہے کہ وہ پیغمبروں کی طرح خدا کے حکم پر لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتا ہے اسی لئے تو وہ اپنے آپ کو پیغمبروں کے زمرے کے ساتھ ملاتا ہے۔

معرفت کے بغیر نیکیاں برائیوں میں تبدیل ہوں گی

۲۹۔ وہ نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، اطاعت اور دوسری عبادتوں کو نیکیاں سمجھتے ہوں گے۔ پس اللہ قیامت کے دن ان کی حسنات کو معرفت توحید کے بغیر برائیوں میں تبدیل کر کے ظاہر کرے گا۔ (خیر البیان ص ۶۵)

اس الہام میں معرفت توحید کا ذکر کیا گیا ہے اور بایزید کے دعوے کے مطابق توحید کی معرفت پیر تام کے بغیر کسی اور کا کام نہیں ہے۔ اور پیر تام بایزید ہی ہے جس پر یقین رکھنے کے بغیر لوگوں کی نیکیاں مقبول تو کجا وہ برائیوں میں تبدیل کی جائیں گی۔ حالاں کہ یہ پیغمبر کا مقام ہے کہ اس پر یقین و ایمان رکھنے کے بغیر کوئی نیکی بارگاہ الٰہی میں قبول نہیں ہو سکتی۔

ہادی پر یقین نہ رکھنے والے کے لئے دائمی عذاب ہے

۳۰۔ جو مجھ پر اور صاحب ہدایت (ہادی) پر یقین نہیں رکھتا اور میری کتاب پر عمل نہیں کرتا اس کو میں دنیا کی زندگی میں اندھیرے سے نکال کر روشنی کی طرف نہیں لے جاؤں گا۔ پس اس کو میں مرنے کے بعد دائمی اور ابدی عذاب سے نہیں نکالوں گا (خیر البیان ص ۶)

بایزید کا دعویٰ ہے کہ وہی صاحب ہدایت اور سارے زمانے کے لئے اللہ کی طرف سے مبعوث شدہ ہادی ہے۔ اور اپنے آپ پر یقین اور ایمان نہ لانے والوں کے لئے دائمی عذاب کی خبر دیتا ہے۔ حالاں کہ یہ مقام انبیا علیہم السلام کا ہے اور بایزید یہ مقام اپنے لئے ثابت کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ نبوت کا مدعی ہے۔

بایزید مامور من اللہ داعی ہے

۳۱۔ اے بایزید! تجھ پر فرض ہے کہ لوگوں کو میری معرفت کی طرف بلائے انبیاء علیہم السلام کی سمجھ کے مطابق۔ اے سبحان! مجھے اپنے حکم سے پیغمبروں کی سمجھ بتا دے۔ اے بایزید! میں نے شریعت، طریقت، حقیقت، معرفت اور وحدت پیغمبروں کی سمجھ کر دی ہے (خیر البیان ص ۵)

بایزید نے لوگوں پر آٹھ مقامات یکے بعد دیگرے فرض کر دئے ہیں۔ جن کے نام یہ ہیں:-

شریعت، طریقت، حقیقت، معرفت، وحدت، قربت، وصلت اور سکونت۔

لیکن وہ یہ مقامات انبیاء علیہم السلام کے لئے بھی فرض قرار دیتا ہے۔ اور ان کی سمجھ کو ان آٹھ مقامات تک ہی محدود کرتا ہے۔ مذکورہ الہام میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ بایزید کو انبیاء کے مقامات اور انبیاء کی سمجھ عطا کر دی گئی ہے اور اس طرح وہ اپنے اور انبیاء علیہم السلام کے درمیان کوئی فرق محسوس نہیں کرتا۔ اس کے علاوہ بایزید الہام

کے پردے میں اللہ تعالیٰ سے براہِ راست مکالمہ اور مخاطبہ کا قائل ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اسی وقت اس کا جواب دیتا ہے جیسا کہ الہام مذکورہ کے الفاظ سے ظاہر ہے کہ یہ بہت بڑا مقام ہے۔ جو وہ اپنے لئے ثابت کرتا ہے جب کہ الہام، القاء اور " در دل افگندن" کو کہتے ہیں۔ نیز کتب عقائد میں لکھا ہے۔۔

" فالالہام لیس بحجۃ "

یعنی الہام حجت شرعی نہیں ہے اور بایزید الہام کے ذریعے لوگوں پر بے شمار نئے فرائض اور امر و نواہی عائد کرتا ہے اور یہ انبیاء علیہم السلام کے سوا کسی اور کا کام نہیں اور جب بایزید یہ مقام اپنے لئے ثابت کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ نبوت و رسالت کا مدعی ہے۔

وحدت میں اپنی اور معبود کی ذات کو ایک سمجھو | ۳۲۔ فینبغی ان لا تسکنوا فی القربۃ ویرفعوا اقدامکم الی الوصلۃ اذکروا ذاتکم واحد مع ذات المعبود (صراط التوحید)

" ترجمہ۔ پس تمہیں چاہیئے کہ قربت میں قرار نہ پکڑو۔ اور وصلت کی طرف اپنے قدم بڑھاؤ اور وصلت کے ذکر میں اپنی ذات کو ایک یاد کرو معبود کی ذات کے ساتھ "

بایزید نے اپنے مریدوں کو " مقامات ثمانیہ " میں سے ہر ایک مقام کا الگ ذکر بتایا ہے۔

مقام وصلت کا یہ ذکر بتایا کہ

" میری ذات معبود کی ذات کے ساتھ واحد ہے "

اور یہ ذکر اس وقت تک جاری رہتا جب تک اس سے بلند مقام پر ترقی نہیں ہوتی۔ لیکن اس قسم کے ذکر سے آدمی کا ایمان سلامت نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ اپنی ذات اور اللہ کی ذات کو ایک سمجھنا الوہیت کے دعوے کے مترادف ہے اور مقامات ثمانیہ میں سے آخری مقام سکونت کا حال اس طرح بیان کرتا ہے۔

سکونت انبیاء کا مقام ہے | ۳۳۔ بدانید اے گروہِ بادشاہان و امیران کہ مقامِ سکونت مقام پیغمبران است (صراط التوحید صـ ۱۱۰)

ترجمہ۔ اے بادشاہوں اور امیروں کے گروہ! سمجھو کہ سکونت کا مقام پیغمبروں کا مقام ہے۔

بایزید اپنے آپ کو سکونت کے مقام پر فائز سمجھتا ہے اور اس مناسبت سے اپنے آپ کو مسکین کہتا ہے۔ اس نے دو مہریں بنوائی تھیں جن میں سے ایک پر

" بایزید مسکین ہادی المضلین "

لکھا تھا۔ اس کے نزدیک سکونت کے مقام میں تمام پیغمبر شریک ہیں۔ جن میں یہ خود کو بھی شامل سمجھتا ہے اور اگر یہ

اپنے آپ کو پیغمبر نہ سمجھتا تو سکونت کے مقام پر جو بقول اس کے پیغمبروں کا مقام ہے اپنے آپ کو فائز نہ سمجھتا۔ لیکن بایزید اس "مقام پیغمبران" پر بھی صبر نہیں کرتا بلکہ پیغمبروں سے بھی اپنے لئے اپنے منفرد مقام حاصل کرتا ہے جب کہ وہ مقام احدیت اور صمدیت کا مقام ہے۔ اور پھر وہ کہتا ہے کہ اس مقام میں بندہ عبدیت اور عبادت کی قید سے آزاد ہو جاتا ہے۔ چنانچہ وہ کہتا ہے۔

سکونت پانے والا غنی اور صمد ہو جاتا ہے | ۳۴۔ من وجد سکونۃ اللہ صار غنیاً وصمداً یحرک جسدہ ظاہراً ولن یحرک روحہ باطناً ابداً عیان ہادی ویٹلی دی دا کلام (خیر البیان ۲۴۳)

ترجمہ: جس نے اللہ کے ساتھ سکونت پائی تو وہ غنی اور صمد ہو گیا۔ بظاہر وہ جسم کو حرکت دیتا ہے اور باطن میں اس کی روح قطعاً حرکت نہیں کرتی ہمیشہ کے لئے۔ یہ بات عیان سے ہادی نے (بایزید) یہ بات کہی ہے۔

پچھلے مضمون میں قارئین کرام کو حضرت اخوند درویزہ بابا علیہ الرحمۃ کی وہ بات یاد ہو گی جو انہوں نے بایزید کے متعلق کہی تھی کہ

"بایزید نے نہ غسل کیا اور نہ وضو کیا اور نماز میں مشغول ہو گیا"

وہ دراصل بایزید کے اس مقام سکونت کی طرف اشارہ تھا کہ اس مقام پر پہنچنے کے بعد وہ نماز وغیرہ عبادت سے بری الذمہ ہو گیا تھا۔ صرف لوگوں کے دکھاوے کے لئے بظاہر جسم کو نماز میں حرکت دیتا تھا اور باطنی طور پر وہ نماز میں قطعاً مشغول نہیں ہوتا تھا اور نہ اس کے شرائط وضو اور غسل وغیرہ کی پابندی کرتا تھا۔ اس مطلب کو بایزید نے اپنے ایک دوسرے الہام میں زیادہ وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے وہ کہتا ہے کہ

لوگوں کو دکھاوے کے لئے عبادت میں مشغول ہو | ۳۵۔ اگر موحد وہ عبادت چاہتا ہے جس پر وہ نہ مشرک اور نہ کافر ہو جائے پس اس کو چاہئے کہ لوگوں کے سامنے اپنا بدن اور اعضاء عبادت میں مشغول کرے جس کی وجہ سے میری عبادت سے دوسرے آدمی نہ نکلیں۔ (خیر البیان ص ۲۷۶)

اس الہام کا مطلب بالکل واضح ہے جس پر مزید روشنی ڈالنے کی ضرورت نہیں۔

سکونت سے بالاتر کوئی مقام نہیں | ۳۶۔ میں نے سکونت کا مقام بہتر کر دیا ہے سکونت کے مقام سے اوپر کوئی مقام نہیں ہے۔ مسکین ایک ہوتا ہے ہر ایک اس کا محتاج ہوتا ہے عیان (خیر البیان ص ۲۴۳)

بایزید نے ان الہامات میں غنی اور صمد ہونے کا دعویٰ کیا ہے حالاں کہ "صمد" اللہ تعالیٰ کا ایک خصوصی نام ہے جس کا اطلاق اللہ کے سوا کسی اور پر نہیں ہو سکتا۔ صمد کے معنی ہیں کہ اللہ بے نیاز ہے۔ اور سب اسی کے محتاج ہیں لیکن بایزید نے اپنے آپ کو سکونت کے مقام پر پہنچا کر صمدیت کا دعویٰ کیا ہے۔ اور صاف کہا ہے کہ مسکین ایک ہوتا ہے اور دوسرے سب اس کے محتاج ہیں: یہی وہ مقام ہے جس پر پہنچ کر اس نے بندگی اور عبادت سے

اپنے آپ کو آزاد کرایا ہے۔ اس نے اپنے جن مریدوں کو اس مقام پر پہنچایا تھا انہیں قید بندگی سے چھڑایا تھا۔ نیز اس نے صاف کہا ہے کہ مسکین ایک ہے اور باقی سب اس کے محتاج ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ پیغمبری کا دعویٰ تو ایک طرف، اس نے پیغمبروں سے بھی برتر اور بہتر ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور اپنے آپ کو صمدیت اور احدیت کے مرتبے پر پہنچا دیا۔

شیخ الافغان حضرت اخوند درویزہ بابا رحمۃ اللہ علیہ نے بایزید کے اس قسم کے خلاف شریعت دعووں کی بنا پر کہا تھا کہ

"ایں شخص دعویٰ خدائی ہم میکرد و دعویٰ پیغمبری ہم" (تذکرۃ الابرار والاشرار صہ ۱۴۶)

یعنی یہ شخص خدائی کا دعویٰ بھی کرتا ہے اور پیغمبری کا دعویٰ بھی۔

لیکن بایزید کے مقامات اس پر بھی ختم نہیں ہوتے۔ ابھی اس کی کچھ "لن ترانیاں" باقی ہیں۔ وہ بھی سنیئے۔

مسکین اپنے آپ کا ذکر کرے اور اپنے کو لاشریک جانے	۴۷۔ اس کے بعد اپنے آپ کو یاد کیا کرے جیسا کہ یاد ہوا ہو اور اپنے آپ کو لاشریک جانے اور دیکھے اس لئے ایک میں شریک حرام ہے

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِہٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ بیان ہے قرآن میں۔

(خیر البیان صہ ۲۷۷)

اس الہام میں بایزید نے کہا ہے کہ مسکین جب صمدیت کے مقام پر پہنچے تو پھر اس کو اللہ کا ذکر اور یاد نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ اپنے ذکر اور یاد میں مشغول رہے۔ اور جس طرح اللہ وحدہٗ لاشریک ہے۔ اس طرح وہ بھی معاذ اللہ اپنے آپ کو وحدہٗ لاشریک جانے اور دیکھے۔ اور اگر اس نے اس مرتبے میں دوسرے کو بھی اپنا شریک بنایا تو حرام کا ارتکاب کیا۔ نیز اس نے اپنے دعوے کی تائید میں مذکورہ آیت کریمہ بھی اپنے اوپر نازل کروائی۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو کبھی نہیں بخشے گا۔ جس نے اس کے ساتھ شریک بنایا اور شرک سے کم تر کبیرہ وصغیرہ کو جس کے لئے وہ چاہتا ہے بخشتا ہے تو گویا "مسکین" کا شریک بنانے والا بھی بایزید کے نزدیک مشرک ہے جس کی مغفرت نہیں کی جائے گی۔

ہمیں حیرت ہے کہ ہمارے بعض دانشور اور ادیب بایزید کے اس قسم کے نفسانی الہامات کو رحمانی الہامات سمجھتے ہیں اور ان پر سچا یقین رکھتے ہیں۔

عارف موحد عبادت کرنے سے مشرک ہو جاتا ہے	۴۸۔ دیکھو بایزید احکم عارف موحد کے لیئے یہ ہے کہ یگانگی کے بعد وہ اپنے آپ کو بندگی اور گناہوں سے آزاد سمجھے عبادت کرنے سے میری

نظر میں مشرک ہو جاتا ہے۔ اور چھوڑنے سے لوگوں کی نظر میں کافر ہو جاتا ہے (خیر البیان صہ ۲۷۶)

اس الہام میں بایزید کی حقیقت اور بھی بے نقاب ہو گئی۔ ابتدا میں وہ شریعت کا کچھ نہ کچھ پابند تھا۔ لیکن بالآخر وہ ایک ایسے مقام پہ پہنچ گیا جس میں اس نے تکلیفات شرعیہ کا طوق اپنی گردن سے اتار پھینکا۔ بلکہ عبادت کو شرک قرار دے دیا۔ اور منہیات اور معاصی کو اپنے لئے حلال کر دیا۔ اور غضب یہ ہے کہ بایزید کے یہ سب کچھ الہام یعنی حکم الٰہی سے کیا۔ غور کرنے کا مقام ہے کہ حضور اکرم سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن کی خاطر اللہ تعالیٰ نے دونوں جہانوں کو پیدا کیا ان کو تو حکم ہے

فَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ

یعنی اے پیغمبر! اپنے رب کی عبادت کرتے رہئے یہاں تک کہ آپ کو موت آ جائے۔

اور ادھر بایزید اس فریب نفس میں مبتلا ہے کہ وہ عبادت سے آزاد کر دیا گیا ہے اور معاصی کو اس کے لئے حلال کیا گیا ہے ہم اس کے متعلق بجز اس کے اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ ع

بسوخت عقل ز حیرت کہ ایں چہ بوالعجبی ست

بایزید اس سلسلے میں مزید وضاحت کرتا ہے تاکہ اس کی بات سمجھنے میں بالکل اشتباہ نہ رہے۔ چنانچہ وہ کہتا ہے۔

عارف موحد ہونے تک گناہوں سے مجتنب رہے | ۳۰۹- گناہوں سے مجتنب رہے اس وقت تک کہ واصل، عارف اور موحد ہو جائے یہ عیاں ہے۔ (تفسیر البیان ص ۲۷۵)

مطلب یہ کہ واصل عارف اور موحد کے لئے گناہوں سے مجتنب رہنے کا حکم نہیں ہے۔ اور جس طرح اس سے عبادت کی پابندی ختم کر دی گئی ہے اسی طرح گناہوں سے اجتناب کی قید بھی واپس لی گئی ہے۔

وصول کے بعد عبادت شرک ہے | من اراد العبادة بعد الوصول فقد اشرك بالله العظيم (تفسیر البیان ۳۷۶)

ترجمہ: جس نے وصول الی اللہ کے بعد عبادت کی تو اس نے خدائے عظیم کے ساتھ شریک پیدا کیا۔ سبحان نے یہ کہا ہے۔

بایزید خدا سے ذرا بھی خوف نہیں کرتا اور نہ مسلم معاشرے کی مخالفت کو خیال میں لاتا ہے اور خدائے سبحان کی طرف سے برملا کہتا ہے کہ وصول الی اللہ کے بعد جس نے عبادت کا ارادہ بھی کیا تو اس نے خدائے عظیم کے ساتھ شریک پیدا کیا۔ بایزید کی یہی باطل تعلیمات تھیں جس نے اس وقت کے علمائے ربانی میں شدید اضطراب پیدا کیا تھا۔ اس لئے انہوں نے لوگوں تک صحیح اسلامی تعلیمات پہنچانے پر کمر ہمت باندھی اور اپنی تصنیف و تالیف اور تبلیغ کے ذریعے مسلمانوں کے اسلامی عقائد کی حفاظت کی۔

اب شریعت کے بارے میں بایزید کے خیالات سنئے۔ وہ صاف کہتا ہے کہ شریعت شب تاریک کی مانند ہے اور

و رحقیقت روشنی ہے اور غضب یہ ہے کہ اپنا یہ دعوی اپنی خود ساختہ حدیث نبوی سے ثابت کرتا ہے چنانچہ وہ کہتا ہے۔

شریعت شب تاریک کی مانند ہے | ۴۱۔ الشریعۃ کمثل اللیل والطریقۃ کمثل النجوم والحقیقۃ کمثل القمر والمعرفۃ کمثل الشمس لیس فوق الشمس شیئ نبی وٹلی دی علیہ السلام (خیر البیان ۶۵۶)

ترجمہ۔ شریعت کی مثال رات کی طرح ہے اور طریقت کی مثال ستاروں کی طرح اور حقیقت کی مثال چاند کی طرح اور معرفت کی مثال سورج کی طرح ہے۔ سورج سے اوپر کوئی چیز نہیں ہے نبی علیہ السلام نے کہا ہے

آگے سنئے بایزید شریعت کے متعلق کیا کہتا ہے۔

شریعت میں رہنے والا حق کو نہیں پہنچتا | ۴۲۔ ساکن الشریعۃ لایبلغ الی طریق و بغیر طریق الحق لا یبلغ الی المقام الذی فیہ امان (خیر البیان ص ۳۵۴)

ترجمہ۔ شریعت میں رہنے والا حق کے طریق کو نہیں پہنچتا اور حق کے بغیر اس مقام تک نہیں پہنچتا جس میں امان ہے۔

اس الہام سے معلوم ہوا کہ بایزید کے نزدیک شریعت میں ثابت قدم رہنے والا نہ تو حق کو پہنچ سکتا ہے اور نہ اس کے لئے امان ہے۔

طریقت کا عمل شریعت کے عمل سے بہتر ہے | ۴۳۔ اے بایزید طریقت کا فہم اور عمل شریعت کے فہم اور عمل سے آدمیوں کے لئے بہتر ہے۔ (خیر البیان ص ۱۸۸)

الہام کا مطلب بالکل واضح ہے کہ لوگوں کے لئے شریعت کے فہم اور عمل سے طریقت کا فہم اور عمل بہتر ہے۔ اور اس طرح شریعت کو متروک قرار دیا۔

اب شریعت کے متعلق بایزید کا آخری فیصلہ سنئے۔

شریعت پر عمل کرنے والے کو تاریک عذاب دوں گا | ۴۴۔ جو شخص شریعت میں برقرار رہا وہ طریقت سے حجاب میں رہے گا۔ اور فرشتوں کے خصائل سے محروم رہے گا۔ پس اس کو نفس وہوس کے سبب تاریک عذاب دینا رہوں گا درآں حالیکہ وہ میری معرفت کو نہ پائے گا اور نہ دیکھے گا۔ تجھ (بایزید) پر اس کا اعلام ہے مَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا (کسی کہ دریں دنیا کور یعنی بے معرفت باشد پس اوست در آخرت کور و گمراہ تر از روئے طریق) پہ قرآن کښې دی بیان (خیر البیان ص ۲۵۶)

اس الہام سے پہلے تین الہامات میں بایزید نے شریعت کی نسبتاً محتاط لفظوں میں مذمت کی۔ اور شریعت کو ناقابل عمل ٹھہرایا۔ لیکن اس آخری الہام میں بایزید نے حد کر دی۔ اور اس نے شریعت پر ثابت قدم رہنے والے کے لئے کئی سخت سزائیں بیان کیں۔ ایک تو شریعت کی پیروی کو نفس وہوس کی پیروی قرار دیا۔ دوسرے وہ فرشتوں کے

خصائل سے محروم رہے گا۔ تیسرے اس کے لئے ہمیشہ تاریک عذاب رہنے کی وعید سنائی۔ اور چوتھے مندرجہ بالا آیت کی رو سے جو اس نے اپنے اوپر نازل کروائی عامل شریعت کو اندھا اور گمراہ قرار دیا اور آخرت میں بھی اس کے لیے یہی سزا بیان کی۔ بایزید کے اس قسم کے الہامات کی مشق جاری تھی جو شریعت مطہرہ کو برابر ہدف بناتے جارہی تھی اور شریعت کو داغدار کررہی تھی ع

تن ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہم

پیر روشن کو پیر تاریک کہنے کی وجہ | مذکورہ الہامات میں بایزید نے شریعت کو نہ صرف شب تاریک قرار دیا تھا بلکہ عاملین شریعت کو خدا کی طرف سے تاریک عذاب کی وعید سنائی تھی جس کے ردعمل کے طور پر اس وقت کے علمائے ربانی خصوصاً شیخ المشائخ شاہ خراسان حضرت سید علی ترمذی معروف بہ پیر بابا رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے خلیفہ اعظم شیخ الافغان حضرت اخوند رویزہ بابا رحمۃ اللہ علیہ نے بایزید کو "پیر تاریک" کا خطاب دیا کیونکہ وہ اسلام کے شیدائی غیور افاغنہ میں اسلامی تعلیمات کی روشنی کے بجائے اپنی باطل اور نفسانی تعلیمات کی تاریکی پھیلا رہا تھا اور درحقیقت اس نے اپنے آپ کو اس خطاب کا مستحق قرار دیا تھا۔ بھلا جو شخص شریعت بیضا کو تاریک کہہ دے اور عاملین شریعت کو دائمی تاریک عذاب کی وعید سنائے وہ پیر روشن کہلانے کا مستحق ہے یا اس کا صحیح نام "پیر تاریک" ہی ہوسکتا ہے ع

اگر چہ عقل فسوں پیشہ لشکرے انگیخت
تو دل شکستہ نباشی کہ عشق تنہا نیست

خدا نے بایزید کو ندا کی کہ حق پہنچاؤ | ۷۵۔ از حضرت عزت ندا رسید کہ یا بایزید اگر طالب صادق بیاید پیش تو طلب ایں حال از تو براستی کند پس او را ازیں حال واقف گردان تا ازیں یک چراغ چراغہائے بسیار افروختہ شود و نور در تزاید گردد (مقدمہ خیر البیان ص ۱۱)

ترجمہ۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے ندا آئی کہ اے بایزید! اگر ایک سچا طلب گار تیرے پاس آئے اور تجھ سے سچائی کے ساتھ اس حال کی طلب کرے پس اس کو اس حال سے واقف کر تاکہ اس ایک چراغ سے بہت سے چراغ روشن ہو جائیں اور نور ترقی کرے۔

بایزید کے دعوے کے مطابق جب وہ خدا کی طرف سے لوگوں کو اپنی دعوت پر مامور ہوا تو اس نے تاجدار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرح اپنی دعوت کی ابتدا اپنے خویش و اقارب سے کی اور اپنے والد قاضی عبداللہ اور چچازاد بھائی محمد یعقوب کو اپنے خلیفہ محمد کمال کے ذریعے اپنی دعوت پہنچائی۔ اس وقت محمد کمال سے بایزید نے یہ الفاظ کہے۔

بایزید کی دعوت سے اس کا باپ اور بھائی محروم نہ رہے | ۷۶۔ عبداللہ پدر است و یعقوب برادر است

حیف می آید کہ از معرفت حق و از علم توحید بے نصیب اند باید کہ یک مرتبہ باز بروی و بگوئی کہ اگر دریں جہان از معرفت حق بے نصیب شدید فردا از لقائے پروردگار بے نصیب خواہید بود وحق تعالیٰ او و (بایزید) را صاحب معرفت وعلم توحید گردانیدہ است کہ با وجود او شما از معرفت حق تعالیٰ بے نصیب خواہید روید۔

(مقدمہ خیر البیان صہ ۱۵)

ترجمہ ۔ عبداللہ میرا باپ ہے اور یعقوب میرا بھائی ہے مجھے افسوس آتا ہے کہ وہ خدا کی معرفت، اور توحید کے علم سے بے بہرہ ہیں۔ ایک بار پھر ان کے پاس جا اور ان سے کہہ دے کہ اگر اس دنیا میں خدا کی معرفت سے محروم رہ گئے تو کل قیامت کے دن خدا کی ملاقات سے محروم رہ جاؤ گے۔ خدا تعالیٰ نے اس (بایزید) کو معرفت اور توحید کا علم دیا ہے یہ بڑی بات ہوگی کہ اس کے ہوتے ہوئے تم حق تعالیٰ کی معرفت سے بے نصیب چلے جاؤ۔

اس عبارت میں بایزید نے یہ نشاندہی کر دی کہ اس کی دعوت کو نہ ماننا خدا تعالیٰ کی ملاقات اور دیدار سے محرومی کا سبب ہے۔ مگر انبیاء علیہم السلام کے بغیر یہ حق کسی پیر اور ولی کو حاصل نہیں۔ کہ وہ اپنی نافرمانی کے سبب لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے دیدار اور ملاقات سے محروم کر دے۔

محمد کمال نے بایزید کی دعوت عبداللہ اور یعقوب کو دوبارہ پہنچائی۔ مگر انہوں نے اس دعوت پر ایمان لانے سے انکار کر دیا۔ محمد کمال نے بایزید کو جب ان کے انکار سے آگاہ کیا تو حالنامے کے بیان کے مطابق بایزید نے کہا۔

عبداللہ اور یعقوب اپنے وقت کے فرعون ہیں

۴۷۔ اے محمد! اینہا مغرور علم ونسب اند ہرگز یقین واعتقاد نہ خواہند آورد اینہا فرعون وہامان وقارون وقت خود اند (مقدمہ خیر البیان صہ ۱۵)

ترجمہ۔ اے محمد کمال! یہ لوگ اپنے علم ونسب پر مغرور ہیں۔ ہرگز (مجھ پر) یقین اور اعتقاد نہیں کریں گے۔ اور یہ لوگ اپنے وقت کے فرعون اور ہامان اور قارون ہیں۔

بایزید کی اس تقریر سے ثابت ہوا کہ جو لوگ اس کی دعوت پر یقین اور اعتقاد نہیں رکھتے وہ معمولی مرتبے کے کافر نہیں بلکہ فرعون، ہامان اور قارون کی طرح بڑے اور شدید قسم کے کافر ہیں۔ واضح رہے کہ بایزید کے باپ قاضی عبداللہ بڑے نیک اور متقی عالم دین تھے اور علاقے میں ان کی نیک شہرت تھی۔ لیکن بایزید نے اپنی دعوت کے انکار کی وجہ سے جس طرح دوسرے منکرین پر کفر کے فتوے لگائے تھے اسی طرح اس نے اپنے باپ اور چچازاد بھائی کو جب کہ وہ بھی صاحب علم تھے اپنے فتوؤں سے معاف نہیں کیا۔ بلکہ انہیں فرعون، ہامان اور قارون جیسے شدید ترین کافروں کے زمرے میں شمار کیا۔ یہ اس امر کی دلیل ہے کہ وہ اپنے آپ کو پیغمبر سمجھتا تھا۔ اور اسی اساس پر اپنے منکرین کو کافر سمجھتا تھا۔

بایزید اپنے زمانے کے سب لوگوں کو مشرک کہتا تھا اس نے اپنی دعوت شروع کرنے سے پہلے اپنے "گاؤں" کانیگرم "

میں اپنے گھر کے تہہ خانے میں پانچ سال تک چلہ کشی کی جب بایزید چلہ ختم ہونے کے بعد اس خلوت سے باہر آیا تو لوگوں نے پوچھا کہ تو نے خلوت میں بیٹھ کر کیا حاصل کیا؟ تو اس نے جواب دیا۔

سب لوگوں کو شرک میں پلید دیکھتا ہوں | ۴۸۔ حق تعالیٰ مرا علم اسرار کشف کرد ایند جملہ این خلق را در شرک پلید می بینم (حالنامہ و تذکرہ صوفیائے سرحد ص ۱۳۲)

ترجمہ۔ حق تعالیٰ نے مجھ پر علم اسرار کھولا۔ سب لوگوں کو شرک میں پلید دیکھتا ہوں۔

غور کا مقام ہے کہ بایزید کس طرح بیباکی کے ساتھ اپنے ماسوا تمام لوگوں کو برملا مشرک کہتا ہے۔ کیا ایک پیر کو خواہ وہ کامل و مکمل کیوں نہ ہو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے نہ ماننے والوں کو مشرک، کافر اور فرعون و ہامان کہے یہ صرف انبیاء کا مقام ہے کہ ان پہ ایمان نہ لانے والے کافر ہوتے ہیں۔ اور بایزید بھی اپنے آپ کو پیغمبروں کے زمرے کے ساتھ ملاتا ہے۔ اس لئے لوگوں سے حتیٰ کہ اپنے باپ سے بھی مطالبہ کرتا ہے کہ اس پر ایمان لے آئے۔

وحی اور الہام ولی پہ بھی آتا ہے | ۴۹۔ احمد (ایک معترض) نے کہا کہ تیرے لئے کہاں تک بہتر اور سہے کہ تو پیغمبری کا دعویٰ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھ پر وحی آتی ہے حالاں کہ جن پر وحی آتی ہے وہ پیغمبر ہوتے ہیں بایزید نے جواب دیا۔

خدا نے قرآن مجید میں کہیں نہیں کہا کہ فلاں فلاں پہ وحی والہام بھیجتا ہوں اور فلاں فلاں پر نہیں۔ بلکہ قرآن مجید میں ہے:-

یُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَالرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ

پھر اس نے کہا کہ وہ وحی بھیجتا ہے جبریل کے ذریعے سے انبیاء پر اور الہام اور دوسرے ملائکہ بھیجتا ہے اولیاء اور مومنین پر جو ان کو خبر دیتے ہیں اور علم باطن اور اس کی حقیقت کو مکشوف کرتے ہیں۔ وحی اور الہام خدا کی طرف سے ولی پہ بھی آتا ہے (حالنامہ و تذکرہ صوفیائے سرحد ص ۱۴۳)

حالنامے کے اس اندراج سے یہ حقیقت آفتاب نصف النہار کی طرح ثابت ہوئی کہ بایزید پیغمبری کا مدعی تھا اور اپنے اوپر وحی والہام اور ملائکہ کے نزول کا قائل تھا۔ اور اس کے ثبوت میں مندرجہ بالا آیت کریمہ پیش کی۔

واضح رہے کہ مرزا غلام احمد کی امت قادیانی بھی مندرجہ بالا آیت اجرائے نبوت کے لئے پیش کرتے ہیں۔ جب کہ علمائے اسلام نے اس کا مدلل اور مسکت جواب دیا ہے جس کی تفصیل میں جانے کا یہ موقع نہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ کئی باتوں میں مرزا قادیانی نے بایزید کے خیالات سے استفادہ کیا ہے۔

بایزید اور اس کے مریدوں کو گناہوں کی بخشش | مجھے اور میرے یاروں، فرماں برداروں اور احباب کو گناہ بخش دے۔ دوسرے یہ کہ میرا دل قرار پکڑے اور تیرے اور تیرے کلام کے لئے فارغ ہو جائے اے سبحان! اے

بایزید! میں نے، سچ یہ ہے کہ مجھے اور تیرے یاروں، محبوں، فرماں برداروں کو توبہ کے ذریعے سابقہ گناہ بخش دئے۔ (خیر البیان صہ ۱۴۷)

بایزید نے خدا تعالیٰ سے اپنے گناہ بخشوائے اور اپنے تمام پیرو کاروں کے جملہ گناہ بھی بخشوائے۔ مذکورہ الہام مکالمے پر مشتمل ہے۔ بایزید نے اللہ سے سوال کیا اور بقول اس کے اللہ نے اسی وقت اس کو اور اس کے پیرو کاروں بلکہ احباب کو۔ ان کے سارے گناہ بخش دئے۔ بایزید اللہ تعالیٰ سے صرف گناہ بخشوانے پر اکتفا نہیں کرتا۔ بلکہ وہ اپنے آپ پر اور اپنے مریدوں پر خدا کی رحمتوں اور برکتوں کے نزول کا دعویٰ بھی کرتا ہے۔ چنانچہ وہ کہتا ہے:۔

بایزید اور اس کے اتباع پر رحمتیں

۵۱۔ جعلنا رحمۃ و برکۃ علیک و علی آل و احباء و اتباعک فی هذا الزمان (خیر البیان صہ ۷)

ترجمہ۔ میں نے تجھ پر اور تیرے آل و احباب اور پیرو کاروں پر اس زمانے میں رحمتیں اور برکتیں نازل کی ہیں تجھ پر اس کا اعلام ہے۔

اور پھر تعجب یہ کہ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے حضور اکرم صلعم کی طرف سے بھی اپنے اوپر اور اپنے اتباع اور احباب پر رحمتیں اور برکتیں بھجوائی ہیں۔ اس کے لئے بایزید کی یہ عبارت ملاحظہ ہو۔

نبی علیہ السلام کی طرف سے رحمتیں

۵۲۔ قال علیہ السلام کردم رحمت و برکت بر تو و بر پس روان و محباں و فرماں برداراں تو دریں زمانہ تو بداں (خیر البیان صہ ۹)

ترجمہ۔ نبی علیہ السلام نے کہا ہے کہ میں نے تجھ پر اور تیرے پیرو کاروں، محبوں اور فرماں برداروں پر رحمتیں اور برکتیں کی ہیں اس زمانے میں تو یہ سمجھ لے۔

قیامت کے دن بایزید کے مرید اس کی آواز پر زندہ ہوں گے

و اذا یسمعون الطالبین عن مرشد صیحۃ ذکر الاول یحرکون اجسادھم بشوق و بمحبۃ الرحمن فی وقت یدخلون و یخرجون الفاسم یهلك الضمان بسبب ایقان و اذا یسمعون عن مرشد صیحۃ ذکر الآخر فصار بہ حیاۃ عیان (خیر البیان صہ ۵۴)

ترجمہ۔ قیامت کے دن جب طالبین مرشد سے "ذکر اوّل" کی آواز سنیں گے تو وہ اپنے جسدوں کو رحمٰن کے شوق اور محبت میں حرکت دیں گے ایسے وقت میں کہ وہ اپنے سانسوں کو اندر اور باہر کریں گے۔ اور ان کی پیاس بجھ جائے گی یقین کے سبب۔ اور جب مرشد سے دوسرے ذکر کی آواز سنیں گے تو اس پر وہ زندہ ہو جائیں گے ظاہر میں۔"

اس الہام کے پیش نظر بایزید قیامت کے دن مُردوں کے قبروں سے اٹھائے جانے کے متعلق قرآن و حدیث اور اہل

اسلام کے اجماعی عقیدے کے برعکس ایک منفرد عقیدہ رکھتا ہے اور وہ یہ کہ بایزید کہتا ہے کہ مرشد کامل قیامت کے دن ایک "خاص ذکر" کی جو اس کے سوا کسی کو معلوم نہیں دو آوازیں بلند کرے گا۔ پہلی آواز پر جو اس کے مرید قبروں میں سنیں گے تو اپنے جسموں کو حرکت دیں گے جب کہ ان کے سانس بھی حرکت کریں گے۔ اس وقت اس کے مرید پوری طرح زندہ نہ ہوں گے۔ اور نہ قبروں سے نکلیں گے۔ پھر جب بایزید کی" ذکر دوئم" کی آواز سنیں گے تو اس پر پوری طرح زندہ ہو کر قبروں سے نکلیں گے۔

یہاں اس امر پر غور کرنا چاہیے کہ قرآن وحدیث کے مطابق قیامت کے دن دو دفعہ نفخ صور ہو گا۔ پہلی مرتبہ سب کے ہوش اڑ جائیں گے پھر زندہ تو مردہ ہو جائیں گے اور جو مر چکے تھے ان کی ارواح ابدان کی طرف واپس آجائیں گی اور بیہوشوں کو افاقہ ہو گا۔ اس وقت محشر کے عجیب وغریب منظر کو حیرت زدہ ہو کر تکتے رہیں گے۔ پھر خداوند قدوس وبرتر کی پیشی میں تیزی کے ساتھ حاضر کئے جائیں گے۔ اس بے ہوشی سے جبریل۔ میکائیل۔ اسرافیل اور ملک الموت مستثنیٰ ہوں گے۔ جب کہ بعد میں ممکن ہے ان پر بھی فنا طاری کر دی جائے چنانچہ اس کے لئے سورہ زمر کی یہ آیت ملاحظہ ہو:۔

وَ نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ط ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ہ

ترجمہ۔ اور پھونکا جائے صور میں پھر بے ہوش ہو جائے جو کوئی آسمانوں میں ہے اور زمین میں مگر جسے اللہ چاہے۔ پھر پھونکی جائے دوسری بار تو فوراً کھڑے ہو جائیں گے ہر طرف دیکھتے۔

لیکن بایزید اس آیت کی صریح مخالفت کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اس کی دو آوازوں پر اس کے مرید زندہ ہو کر قبروں سے نکلیں گے اور اس طرح کہ وہ قیامت کے دن انبیاء علیہم السلام سے بھی اپنے لئے برتر اور منفرد مقام حاصل کرتا ہے۔

یہاں اس پر غور کرنا چاہیے۔ کہ بایزید کے مرید تو اس کی دو آوازوں پر زندہ ہوں گے۔ لیکن معلوم نہیں کہ وہ خود کس کی آواز پر زندہ ہو گا۔ اس نے صور اسرافیل سے اپنے آپ کو مستثنیٰ کیا ہے۔ اور اپنے لئے حیاتِ ابدی کا قائل ہے حالاں کہ حیات ابدی وازلی صرف خدائے قیوم کے لئے ہے۔

یہاں یہ نکتہ بھی مدِ نظر رہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے میں قبر سے اٹھوں گا۔

بایزید نے اپنے متعلق قبر سے پہلے اٹھنے کی بات نہیں کی۔ لیکن اس نے اپنے الہام میں جس پیرائے میں بات کی ہے اس کی براہِ راست زد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مذکورہ ارشاد گرامی پر پڑتی ہے اور حضورؐ سے اوّلیت کا ادعا سنگین عواقب ونتائج کا حامل ہے۔ (باقی صفحہ ۴ پر)